© rasailojaraid.com

بھولی بسری یادیں!

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد یوسف انور فیصل آباد

جامع مسجد جامعہ سلفیہ کی تعمیر نو............تاریخی پس منظر

مشرقی پنجاب کے ہمارے شہر پٹی ضلع امرتسر کی جامع مسجد اہلحدیث میں مولانا سید عبدالرحمن شاہؒ خطیب تھے (والد مرحوم مولانا سید عبدالغفور شاہ حفظہ اللہ کھڈیاں ضلع قصور) شاہ صاحب عالم باعمل اور سلف صالحین کا نمونہ تھے ان کا تصور تھا کہ اہلحدیث کا ایک مرکزی دارالعلوم ہونا چاہئے انہوں نے حاجی فیروز دین (جدامجد محمد ارشد محمد عمران پاشا کلاتھ والے فیصل آباد) میرے والد گرامی حاجی عبدالرحمٰن، مولانا محمد یحییٰ مومن آبادی، حاجی شیخ محمد علی، مولانا عبدالعظیم انصاری، میاں محمد عالم ٹھیکیدار بابو فیروز دین (کوثر جنرل سٹور فیصل آباد) شیخ الحدیث مولانا حکیم حافظ محمد احمد پٹوی رحمہ اللہ علیہم اجمعین اور محترم میاں عبدالستار سرگودھا) ان سب رفقاء کی مشاورت سے پٹی میں قلعہ کی بلند و بالا عمارت کے نواح میں اوائل ۴۶ء میں ایک مربع زمین خرید کر چند خوبصورت کمرے تعمیر کروائے جن میں ہائی سکول، درس نظامی اور حفظ وقرات کے شعبے قائم کر کے اپنے تصوراتی عظیم منصوبے کا آغاز کر دیا تھا جس کے افتتاح پر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں برصغیر کے اطراف واکناف سے علماء اہلحدیث نے شرکت کی جن میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی، حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ، حضرت مولانا ابو القاسم بنارسی، حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، حضرت مولانا عبدالمجید سوہدری، حضرت مولانا محمد عبداللہ ثانی، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح، مولانا علی محمد صمصام، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا حافظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبدالقادر روپڑیؒ اور مولانا حافظ محمد ابراہیم باقی پوری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نمایاں تھے صدر کانفرنس مولانا ثناء اللہ امرتسری کو ریلوے اسٹیشن سے پنڈال میں تانگوں کے جلوس میں لانے والوں میں صغر سنی میں ان سطور کا راقم بھی شامل تھا۔

اگست ۴۷ء کے انقلاب اور پاکستان بننے کے عمل پر ظاہر ہے کہ یہ منصوبہ دھرے کا دھرارہ گیا اس کے منصوبہ ساز مولانا سید عبدالرحمان شاہ کھڈیاں ضلع قصور' میاں محمد عالم لاہور بانی مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ دوسرے حضرات فیصل آباد اور سرگودھا آ کر آباد ہو گئے۔

تقسیم ملک کے چند برس گزرنے پر جب مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تشکیل کی تو مولانا عبدالرحمن شاہ صاحب اور میاں محمد عالم مولانا غزنوی کے پاس آئے ان سے پہلے تعلیمی پروجیکٹ کے ضیاع کا تذکرہ کرتے ہوئے دونوں بزرگوں نے توجہ دلائی کہ مرکزی سطح پر دینی درسگاہ کا اجراء کیا جائے چنانچہ ان کی مخلصانہ تجویز پر مولانا غزنوی اور مولانا سلفی نے اپنے ساتھیوں مولانا محمد حنیف ندوی' مولانا عطاء اللہ حنیف' مولانا محی الدین احمد قصوری اور مولانا محمد اسحاق چیمہ سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ پنجاب کے وسطی اور کثیر الجماعتی ضلع فیصل آباد اس وقت کے لائل پور میں علم و دانش کا مرکزی ادارہ قائم کیا جائے بغیر کسی تاخیر سے انہی دنوں یہ اکابر شاہ عبدالرحمن اور میاں محمد عالم کی رفاقت میں فیصل آباد جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار تشریف فرما ہوئے احباب فیصل آباد خصوصاً مولانا محمد صدیق' مولانا عبیداللہ احرار' مولانا محمد یعقوب بھابڑی' شیخ عنایت اللہ' حاجی عبدالکریم مسافر' مولانا عبدالواحد' مولانا حکیم نور دین' حاجی فیروز دین اور راقم الحروف کے والد گرامی کی موجودگی میں ایک پروقار مجلس میں جامع اہلحدیث امین پور بازار میں تدریس کا آغاز کر دیا گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اساتذہ کرام میں صدر مدرس حضرت حافظ محمد گوندلوی' مولانا شریف اللہ خان' مولانا محمد عبدہ رحمانی' مولانا محمد صدیق اور مولانا محمد حسین طور رحمہم اللہ اجمعین جیسے بلند مرتبت ماہرین علوم و فنون کی خدمات حاصل کی گئیں۔

حضرت مولانا محی الدین احمد قصوری ناظم تعلیمات مقرر کیے گئے' حضرت مولانا محمد حنیف ندوی نے جامعہ سلفیہ نام تجویز کیا' مستقبل قریب میں حاجی آباد شیخوپورہ روڈ پر جامعہ کی عمارت کے تعمیری امور کے لئے میاں محمد عالم ناظم تعمیرات مقرر کیے گئے' چنانچہ وہ روز سعید بھی آیا جب ۵۴ء کی مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس منعقدہ دھوبی گھاٹ کے موقع پر جامعہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا ان تاریخی لمحات میں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی' حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی' حضرت صوفی عبداللہ اوڈانوالہ' حضرت میاں محمد باقر جھوک دادو' حضرت حکیم نور دین' حضرت مولانا محمد اسحاق چیمہ' حضرت مولانا محمد صدیق حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف' مولانا عبدالواحد' مولانا عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہم اور بہت سے علماء و تاجر حضرات تشریف رکھتے تھے ان سطور کے راقم کو بھی والد مرحوم کے ہمراہ حاضری کی سعادت رہی ان اکابر میں مولانا معین الدین لکھوی' مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری' اور مولانا محمد اسحاق بھٹی بھی موجود تھے اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگیاں عطا فرمائے۔

اتوار کی رات کانفرنس کی آخری نشست میں مولانا غزنوی نے جامعہ کے منصوبے اور سنگ بنیاد کی تفصیل ذکر فرمائی تو ہزار ہا سامعین کی مسرتوں اور نعرہ ہائے تکبیر کے مناظر بھلائے نہیں جاتے اس نشست میں اکابرین جمعیت کے ساتھ حضرت حافظ عبداللہ روپڑی' حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی' اور حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی بھی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے حافظ محمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسماعیل نے شدید علالت کے باوجود شیریں بیانی سے محظوظ کیا حافظ عبدالقادر کی پرجوش تقریر نے تو ایک سماں باندھ دیا تھا جس میں انہوں نے جامعہ سلفیہ کو بین الاقوامی سطح کا ایک علمی مرکز قائم کرنے کیلئے تمام تر توانائیاں صرف کرنیکی حاضرین سے اپیل کی چندے کی ترغیب پر انہوں نے سب سے پہلے اپنی جیب سے یک صد روپے پیش کئے جو اس زمانے میں بڑی رقم تھی سب سے زیادہ پانچ ہزار روپے میاں فضل حق نے عطا کئے' میاں عبدالمجید ناظم مالیات مرکز نے دو ہزار روپے اور حاجی محمد اسحاق حنیف ناظم نشر و اشاعت مرکز یہ نے ایک ہزار روپے ادا کئے

ابتدائی طور پر جامعہ کی اپنی بلڈنگ دس بارہ تدریسی اور اقامتی کمروں پر مشتمل تھی عارضی طور پر ایک ہال اور آگے چار دیواری کی مسجد تعمیر کر دی گئی چند برس گزرنے پر اس مسجد کو شہید کر کے جامعہ کے شایان شان جامع مسجد کی تعمیر صرف تین ماہ میں مکمل کر لی گئی جس کا نقشہ مولانا غزنوی کا تخیل تھا اور جس کے کل اخراجات میاں فضل حق اور میاں محمد انور چنیوٹی نے ادا کئے مینار کا سارا خرچہ شیخ مختار احمد نے کیا تعمیری کام کی نگرانی میاں محمد عالم ناظم تعمیرات اور مولانا عبیداللہ احرار کرتے رہے۔

برس ہا برس گزر جانے پر جامعہ کے گردونواح میں آبادی کے بڑھ جانے اور طلبہ کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے اب یہ مسجد تنگ دامانی کا مظاہرہ کر رہی تھی تقریبات کے موقعوں پر یہ کمی زیادہ محسوس کی جاتی چنانچہ 12 جولائی اتوار کے روز تعمیر نو کی سنگ بنیاد رکھنے پر خوبصورت تقریب منعقد ہوئی' موسمی شدت کے باوجود شہر و ضلع کے چیدہ چیدہ علمائے کرام اور پنجاب کے قریباً تمام اضلاع سے علماء و مہمانان گرامی سے جامعہ کا اندرونی پارک بھرپور تھا اس پر وقار محفل کی ترتیب و تزئین جامعہ کے اساتذہ خصوصاً پرنسپل چوہدری محمد یٰسین ظفر' مولانا محمد یونس بٹ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا نجیب اللہ طارق کے حسن ذوق کا شاہکار تھی ابتدا میں جناب یٰسین ظفر صاحب نے مہمانوں کو جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کی جانب سے خوش آمدید کہا انہوں نے جامعہ کا تعارف کراتے ہوئے مسجد کے توسیعی منصوبے کی تفصیلات ذکر کیں محترم مولانا حافظ مسعود عالم نے جامعہ کی تاسیس سے لیکراب تک مرحوم اکابرین جمعیت خاص طور پر مولانا غزنویؒ مولانا سلفیؒ اور میاں فضل حق کی تگ وتاز اور جامعہ کے ممبران ٹرسٹ کی مساعی حسنہ کا دلنشیں تذکرہ کیا حضرت مولانا عطاء اللہ حنیفؒ کے شاگرد رشید مولانا فضل الرحمٰن خطیب مسجد مبارک اسلامیہ کالج لاہور کی درد انگیز تقریر حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے پڑپوتے جناب عرفان اللہ ثنائی آف سرگودھا کی آراء وتجاویز حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے پوتے مولانا اسد محمود سلفی آف گوجرانوالہ نے مسجد کی معاشرتی اہمیت پر روشنی ڈالی

رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمان نے علالت طبع کے باعث چند منٹ اظہار خیال فرمایا' مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مختصر مگر جامع خطاب سے شرکائے محفل خوب محظوظ ہوئے قطر سے آئے ہوئے علماء کے ممتاز وفد نے بھی خصوصی شرکت فرمائی۔

اس تاریخی تقریب کے اختتام پر محترم حافظ عبدالکریم نے اپنے دست مبارک سے جامعہ سلفیہ کی عظیم الشان جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا' حضرت مولانا عتیق اللہ آف ستیانہ نے بڑی الحاو گریہ زاری سے دعا کرائی اللہ تعالیٰ قبول ومنظور فرمائے اور مسجد کے جملہ تعمیری مراحل بخیرو خوبی انجام پائیں۔(آمین)

............☆☆☆............

© rasailojaraid.com